تجزیہ

حکیم محمود احمد ظفر

مسلمانوں کی بے اطمینانی کی وجہ

اسلام ہی دنیا کی واحد اور آخری امید ہے۔ غیر مسلموں کیلئے بھی اور خود مسلمانوں کیلئے بھی۔ دنیا نے کتنی ترقی کی۔ آدمی آسمانوں میں اڑنے لگا۔ سمندروں میں تیرنے لگا۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ اسے ابھی تک زمین پر چلنا نہ آیا۔ ستاروں پر کمندیں ڈالنے والا انسان خود اپنی حقیقت سے ابھی تک ناآشنا ہے۔ پوری دنیا کو قمقموں سے روشنی بخشنے والا اپنی زندگی کی شب تاریک میں اجالا نہ کر سکا۔ ساری دنیا کی سہولیات اپنے گھر میں رکھنے کے باوجود اپنے دل میں اطمینان کی ایک لہر پیدا اور چین کی ایک کرن مہیا نہ کر سکا۔

اس کی ساری بے اطمینانی اور بے چینی صرف اور صرف اس لئے ہے کہ اسے کائنات کے خالق و مالک کی سچی راہ نمائی حاصل نہیں۔ مسلمان اس لئے بے چین ہیں کہ ان کے ذمہ خدا کی سچائی اور حق کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کا کام سپرد کیا گیا تھا اور اس اہم کام کو انہوں نے چھوڑ دیا۔ باقی دنیا حق سے محرومی کی سزا بھگت رہی ہے جبکہ مسلمان حق سے غفلت کی۔ یہ صورت حال اس وقت تک باقی رہے گی جب تک مسلمان حق کے داعی اور پیامبر بن کر کھڑے نہ ہوں اور دنیا میں نظام دعوت و ارشاد قائم نہ کریں۔ دعوت حق کو چھوڑ کر دوسرے کاموں میں مشغول ہونا یا دوسرے کاموں کو دعوت و تبلیغ کا نام دینا انکے جرم اور ان کی سزا میں اضافہ کرتا ہے نہ کہ وہ انہیں خدا کی رحمتوں کا سزاوار بنائے۔ مسلمان اگر دعوت الی اللہ اور خدا کی سچائی کو دوسروں تک پہنچانے کا کام کریں تو اس دنیا میں ان کے لئے سب کچھ ہے بلکہ یہ ساری دنیا ان کے لئے ہے۔ اور اگر وہ اس کام کے لئے نہ اٹھیں تو خدا کی اس دنیا میں ان کے لئے کچھ نہیں۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے۔

آسٹریلیا کی ایک عیسائی خاتون اپنی ایک کتاب میں اسلام کا تعارف کراتے ہوئے یہ بات کتنی سچی لکھی ہے:

> This is the passing glimpse of Islam. And it has much to offer to our restless world. But it seems to be an abandoned treasure, abandoned by those who bear its name. No wonder their lives are so different from the glory I described. And unless they return back to it again, they will remain in bewilderment in the rear of humanity's procession.. For it is remedy, light and guidance from God, for them and for the world.

Dr. Cheris Wady : The Muslim Mind, P.44
Macmillian Co. Ltd., Bombay (India).

یہ اسلام کا ایک سرسری خاکہ ہے اور اس میں ہماری بے چین دنیا کے لئے بہت کچھ ہے۔ مگر یہ بظاہر ایک چھوڑا ہوا خزانہ معلوم ہوتا ہے۔ اس خزانہ کو ان لوگوں نے چھوڑ رکھا ہے جو اس کا نام لیتے ہیں۔ یہ تعجب کی بات نہیں کہ ان کی زندگیاں اس عظمت سے بہت مختلف ہیں۔ جو میں نے بیان کی ہے۔ اور جب تک وہ دوبارہ اس اسلام کی طرف واپس نہ ہوں گے وہ حیران و پریشان انسانیت کے قافلہ سے بچھڑے ہی رہیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی ایک علاج اور روشنی اور راہ نمائی ہے۔ ان کے لئے بھی اور ساری دنیا کیلئے بھی۔

ان خیالات کا اظہار جو ایک عیسائی عورت کے قلم سے نکلا ہے۔ کاش کسی مسلمان کے قلم و ذہن سے یہ الفاظ نکلتے۔ مسلمان تو اسلام کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف جھک مار رہے ہیں اور کاسۂ گدائی لے کر دوسروں کے دروازے پر اطمینان اور چین کی بھیک مانگنے کے لئے کھڑے ہیں جب کہ دونوں چیزیں خود ان کے اپنے ہاں موجود ہیں۔ مولانا روم نے درست فرمایا تھا۔ (بقیہ صفحہ پر)

بقیہ از صفحہ ۶۱

گی۔ خدا کی قسم یزید، حسینؓ پر ہم سے زیادہ مہربان ہے۔ انہیں یہیں روک لیا جائے۔ چنانچہ ان دونوں نے سیدنا حسینؓ کا راستہ روکا اور اپنے ہاتھ پر یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا۔ اس پر سیدنا حسینؓ نے فرمایا۔

"واللہ لمن یکون ھذا الا بعد الموت" خدا کی قسم یہ تو میری موت کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

سیدنا حسین کا یہ فیصلہ عینِ حق تھا اور غیرت حسین کا تقاضا تھا۔ اس کے بعد شمر اور ابن زیاد نے ظلم کیا اور سیدنا حسین کو قتل کرادیا۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مکہ سے ثعلبیہ تک کا سفر حضرت حسینؓ نے خلافت کے لئے فرمایا اور ثعلبیہ کے مقام سے حضرت مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر ملنے پر قصاص کا سفر شروع کیا۔ یوں کربلا کا سفر، سفر قصاص مسلم بن عقیل ہے۔ اسی لئے وہ کوفہ کی بجائے اب شام کی طرف امیر یزید کے ہاں جا رہے تھی۔ عمرو بن سعد نے سیدنا حسین سے گفتگو کر کے صلح کا ماحول پیدا کر دیا تھا اور تمام معاملات طے پا چکے تھے۔ سیدنا حسین کوفہ کے سبائیوں اور عجمی خیشوں کی سازش سے آگاہ ہو چکے تھے۔ مگر شمر اور ابن زیاد نے سارا معاملہ خراب کر کے یہودی سازش کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور امت کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ ان سب باتوں کو تائید و تقویت سیدنا حسینؓ کی آخری تین شرائط سے بھی ملتی ہے۔ جو اہل سنت اور شیعہ میں مسلمہ و متفقہ ہیں۔

ان تین شرائط کے مطالعہ کے بعد کسی قصے کہانی یا افسانے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ اور حقائق کھل کر اور ابھر کر سامنے آجاتے ہیں۔

مجلس کے اختتام پر مومنین کی ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ اور اس طرح انتہائی پرامن ماحول میں مجلس اختتام کو پہنچی۔